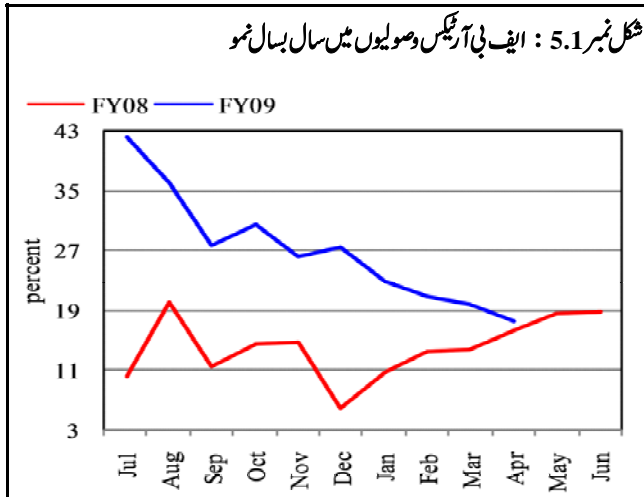


5.1 عمومی جائزہ

وزارت خزانہ¹ کی جانب سے مالیاتی صورتحال کے بارے میں تازہ ترین جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے تخمین شدہ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر جولائی تا مارچ مہ 09ء کا بجٹ خسارہ 3.1 فیصد رہنے کا امکان ہے جبکہ مہ 08ء کے اسی عرصے میں یہ 4.7 فیصد تھا۔ اگرچہ یہ بہتری مہ 09ء کے سالانہ بجٹ خسارے کے ہدف سے ہم آہنگ ہے تاہم اس کے معیار کا تعین مجموعی مالیاتی کھاتے جاری ہونے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

جولائی تا مارچ مہ 09ء کے دوران مالیاتی لین دین کے بارے میں محدود معلومات کی بنیاد پر بھی کچھ تبصرہ کیا جاسکتا ہے۔ اول، مہ 09ء کے لیے 12.5 کھرب روپے کے ٹیکس محاصل کا ہدف پورا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وفاقی بورڈ آف ریونیو کی وصولیوں میں آخر جون 2009ء



تک 24.1 فیصد کی سال بسال نمو ہو۔ ٹیکس وصولیوں (دیکھئے شکل 5.1) کی نمو میں کمی کے رجحان کے پیش نظر مہ 09ء کے لیے ٹیکس محاصل کے ہدف کا حصول مشکل ہوگا۔ دوم، وفاقی بورڈ آف ریونیو کی وصولیاں کم ہونے کے باوجود جولائی تا مارچ مہ 09ء کے دوران حکومتی محاصل کی نمو میں استحکام کا وہ رجحان متوقع طور پر برقرار رہے گا جو مہ 09ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا تھا۔ اس کی وجہ تیسری سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں ہونے والا بڑا اضافہ ہے۔ علی الخصوص:

(1) اسٹیٹ بینک کے فاضل منافع کی منتقلی کی مد میں حکومت کو 63.3 ارب روپے ملے مارچ 09ء میں جس سے حکومت کو منتقل ہونے والا مجموعی منافع جولائی تا مارچ 135.3 ارب روپے ہو گیا (2) تیل کی بین الاقوامی اور ملکی قیمتوں کے درمیان جاری بڑے فرق کی بنا پر حکومت کو مزید سہارا ملا، اور (3) لاجسٹک سپورٹ کی مد میں 10 کروڑ ڈالر تیسری سہ ماہی کے دوران ملے۔

5.2 ملکی میزانیہ قرض گیری²

جولائی تا مارچ مہ 09ء کے دوران ملکی ذرائع سے حکومت کو حاصل ہونے والا مجموعی قرض 353 ارب روپے تھا جو مہ 08ء کی اسی مدت کی ملکی

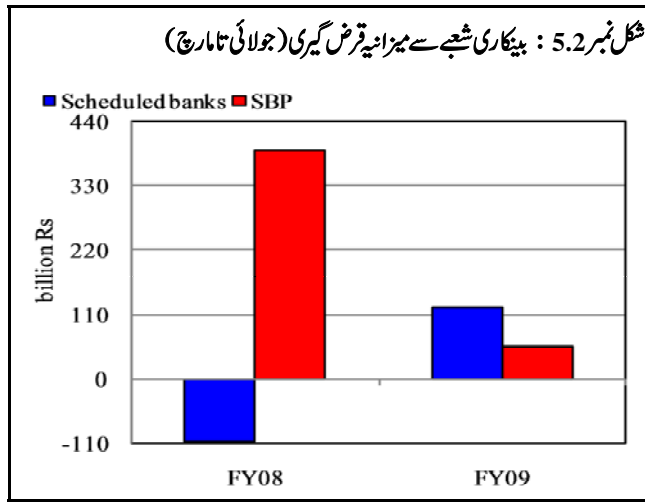
¹ اقتصادی صورتحال کا جائزہ (جولائی تا مارچ 2008-09ء) جو وزارت خزانہ کی ویب سائٹ پر جاری کیا گیا۔ (www.finance.gov.pk)

² اسٹیٹ بینک کے حساب کے مطابق حکومتی قرض گیری کے اعداد و شمار میں بینکوں میں حکومتی امانتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے جبکہ قرضہ جات کے اعداد و شمار میں نہیں رکھا گیا۔ یہاں قرض گیری کے دیئے گئے اعداد و شمار میں غیر بینک مالکاری کے تحت امانتوں اور ریزرو فنڈ کے اثرات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

میزانیہ ضروریات سے خاصا کم ہے۔ اعانت میزانیہ کے لیے بیرونی قرض گیری میں واضح کمی کی بنا پر جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بجٹ کی ملکی ذرائع سے قرض گیری میں کمی مالیاتی توازن میں بہتری کو ظاہر کرتی ہے۔

بینکاری نظام سے حاصل ہونے والی مالکاری

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بجٹ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکاری نظام سے لیا گیا خالص قرض 176.2 ارب روپے تھا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں 283.1 ارب روپے قرض لیا گیا تھا۔ مزید برآں بینکاری نظام سے حاصل ہونے والے قرض کی ساخت جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بہتر ہوئی



کیونکہ اسٹیٹ بینک سے قرض پر انحصار میں خاطر خواہ کمی آئی (دیکھئے شکل 5.2)۔

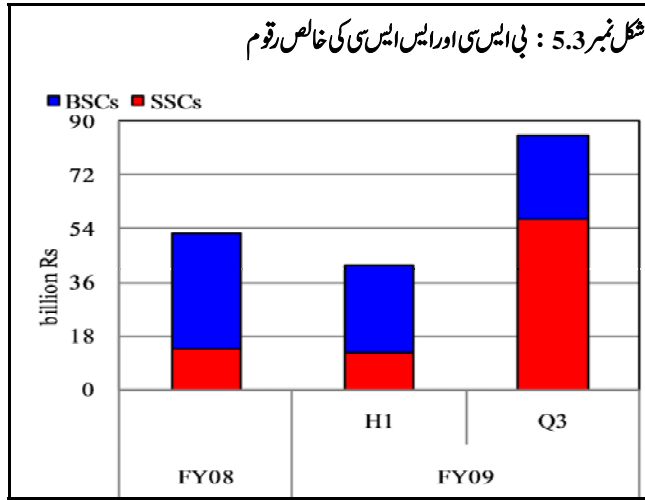
جولائی تا مارچ م س 09ء میں اسٹیٹ بینک نے میزانیہ مالکاری کے لیے 55.7 ارب روپے فراہم کیے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 390.9 ارب روپے دیے گئے تھے۔ زیر غور عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ اگرچہ 174.4 ارب روپے نئے ٹی بلز کے اجرا کے ذریعے فراہم کیے گئے تاہم اسٹیٹ بینک کے پاس حکومتی امانتوں میں اضافے کی بنا پر اسٹیٹ بینک سے خالص مالکاری گھٹ گئی۔

غیر بینک اداروں سے مالکاری

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران غیر بینک اداروں سے (خالص) قرض گیری 176.8 ارب روپے بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 109.4 ارب کا قدرے کم اضافہ ہوا تھا۔ بینکوں سے حاصل ہونے والی مالکاری میں کمی کی وجہ سے میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینک اداروں کا حصہ بہت بڑھ گیا۔

غیر بینک مالکاری کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران حکومت نے بچت اسکیموں کے ذریعے 163.6 ارب روپے اکٹھا کیے جو پچھلے برس کی اسی مدت میں جمع کردہ 67.4 ارب روپے سے خاصے زیادہ ہیں۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بچت اسکیموں سے حاصل ہونے والی مالکاری م س 09ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران رقوم کی غیر معمولی آمد کا نتیجہ تھی۔ اس سہ ماہی میں بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس سے حاصل ہونے والی خالص رقم 85.1 ارب روپے بڑھ



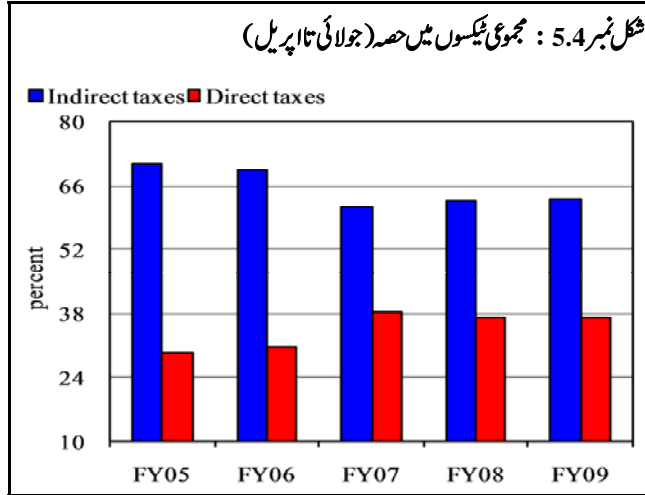
گئی جو پورے م س 08ء کے دوران ان دونوں اسکیموں میں ہونے والی سرمایہ کاری سے بھی زیادہ ہے (دیکھئے شکل 5.3)۔ تیسری سہ ماہی کے دوران بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس میں سرمایہ کاری میں اضافہ اس کی شرح منافع بڑھانے جانے کے بعد ہوئی لیکن مارچ 2009ء کے اواخر میں اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس سے حاصل شدہ رقوم میں حیرت انگیز اضافہ غالباً ایک سرکاری ادارے کی جانب سے سرمایہ کاری کی بنا پر تھا جو اس نے شرح منافع میں فوری کمی کی توقع پر کی تھی۔

5.3 وفاقی بورڈ آف ریونیو کے ٹیکس محاصل

ٹیکس کے حوالے سے کارکردگی کے اظہاریوں سے پتہ چلتا ہے کہ م س 09ء کے لیے ٹیکس محاصل (بجٹ) کے ہدف میں کمی کا امکان ہے۔ جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 898.6 ارب روپے تھیں جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ رقم 763.6 ارب روپے تھی۔ اس طرح 17.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 5.1)۔ اگرچہ جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران ٹیکس وصولیوں میں ہونے والی سال بسال نمو م س 08ء کے اسی عرصے کے 16.3 فیصد سے کسی قدر زیادہ ہے تاہم ماہانہ رجحان پورے مالی سال 2008-09ء کے دوران ایف بی آر کے ٹیکس وصولیوں میں کمی ظاہر کرتا ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ اگر ایف بی آر م س 09ء کے بقیہ مہینوں کے دوران ٹیکس محاصل کی نمو میں کمی کا رجحان روکنے میں کامیاب ہو جائے تب بھی ٹیکس وصولیوں میں اضافے کی موجودہ رفتار اس 24.1 فیصد سال بسال نمو سے کم رہے گی جو م س 09ء کے سالانہ بجٹ کے ہدف 1250 ارب روپے کو پورا کرنے کے لیے درکار ہے۔

جدول 5.1: وفاقی بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس (جولائی تا اپریل)								
ارب روپے								
سالانہ ہدف فیصد			سال بسال تبدیلی (فیصد)		جمع کردہ خالص ٹیکس			
م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 07ء	م س 08ء	م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	
25.9	284.6	332.5	12.5	16.9	25.9	284.6	332.5	پلاؤ-ٹیکس
403.6	479	566.1	18.7	18.2	403.6	479	566.1	بالو-ٹیکس
245.8	293.7	358.9	19.5	22.2	245.8	293.7	358.9	سیلز ٹیکس
54.7	70.6	90.0	28.9	27.6	54.7	70.6	90.0	وفاقی ایکسائز ڈیوٹی
103.1	114.8	117.2	11.4	2.1	103.1	114.8	117.2	سکسٹم
656.5	763.6	898.6	16.3	17.7	656.5	763.6	898.6	کل
ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو								

سالانہ ہدف کی فیصد کے لحاظ سے مجموعی ٹیکس وصولیاں اواخر اپریل 2009ء تک 71.9 فیصد ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ م س 08ء اور م س 07ء کی اسی مدت کے دوران سالانہ بجٹ کے اہداف بالترتیب 74.5 فیصد اور 78.6 فیصد حاصل کر لیے گئے تھے۔ یہ واضح رہے کہ م س 08ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 17.8 ارب روپے کم رہی تھیں۔ م س 09ء کا 1250 ارب روپے کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ایف بی آر کو بقیہ دو ماہ میں ہدف



کا تقریباً 28 فیصد جمع کرنا ہوگا جس کا مطلب یہ ہوا کہ ملک کی موجودہ معاشی صورتحال کے پیش نظر م س 09ء کے لیے حاصل کا ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔

جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران براہ راست ٹیکسوں کی وصولی سال بسال 16.9 فیصد بڑھ کر 332.5 ارب روپے ہو گئی جبکہ م س 09ء کے سالانہ بجٹ کا ہدف 499 ارب روپے تھا۔ دوسری جانب بالواسطہ ٹیکسوں میں مذکورہ عرصے کے دوران 18.2 فیصد نمو ہوئی

جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 18.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ نتیجے کے طور پر مجموعی ٹیکس وصولیوں میں بالواسطہ ٹیکسوں کے حصے میں مسلسل دوسرے برس اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 5.4)۔

5.4 ملکی قرضہ

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران ملکی قرضے میں 484.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ م س 08ء کی اسی مدت میں 433 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 5.2)۔ ملکی ذرائع سے حکومتی میزانیہ قرض گیری میں کمی کے باوجود جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران مطلق ملکی قرضے میں اضافہ ہوا۔ ملکی وغیرہ ملکی ذرائع سے آنے والی رقوم کے باعث حکومتی امانتیں بڑی مقدار میں جمع ہو گئیں جس سے مذکورہ خلا پُر ہوا۔

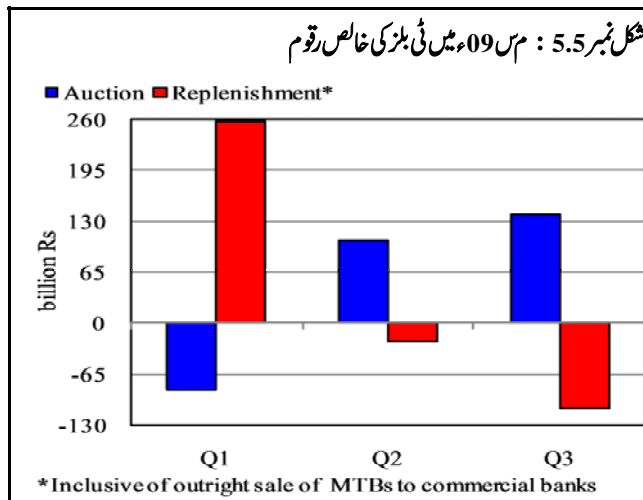
جدول 5.2: ملکی قرضوں میں اہم پیش رفت		
ارب روپے		
جولائی تا مارچ		
م س 09ء	م س 08ء	
14.8	16.7	ملکی قرضوں میں نمو (فیصد)
484.4	433.0	مطلق
		جس میں
198.3	111.5	طویل مدتی
286.1	321.6	قلیل مدتی
3,750.5	3,033.7	ملکی قرضوں کا اسٹاک (آخرا مارچ)

ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران مستقل قرضے کا واجب الادا حجم 44 ارب روپے کے اضافے کے باعث 7.2 فیصد بڑھ گیا۔ اس حجم کو اجزاء میں تقسیم کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اضافہ زیادہ تر اجارہ صکوک بانڈ سے ہونے والی وصولیوں کی بنا پر تھا

جدول 5.3: اہم مستقل قرضہ جاتی آلات کی مجموعی اور خالص وصولیاں (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے				
م 09ء		م 08ء		
خالص	مجموعی	خالص	مجموعی	
9.7	25.9	57.5	68.8	پی آئی بی
27.8	27.8	-	-	اجارہ سکوٹ
7.0	75.8	8.7	78.5	پرائز بانڈ
-0.5	0.0	-11.9	0.0	دیگر
44.0	129.5	54.3	147.4	کل

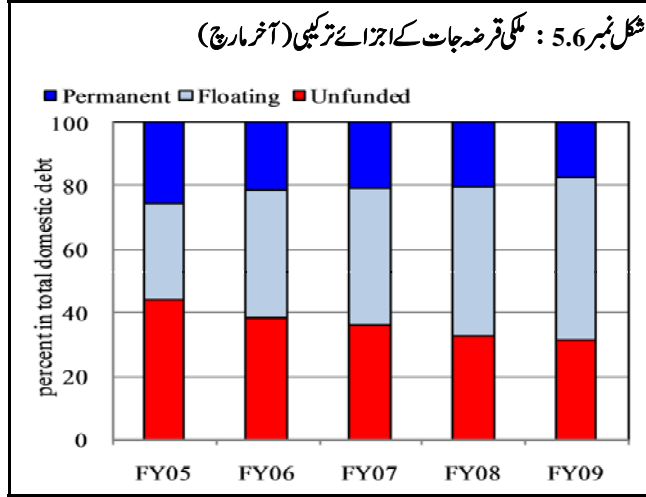
(دیکھئے جدول 5.3)۔ جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران اجارہ سکوٹ بانڈ کی تین کامیاب نیلامیوں سے حکومت نے 27.8 ارب روپے اکٹھا کیے۔ اگرچہ اس عرصے میں حکومت کو پی آئی بی کی تین نیلامیوں سے 25.9 ارب روپے ملے تاہم پی آئی بی کے میعاد پوری کرنے والے حجم پر کمرشل بینکوں کو ادائیگی سے خالص وصولیاں گھٹ کر 9.7 ارب روپے رہ گئیں۔

جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران رواں قرضے میں 17.5 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ پچھلے سال 29 فیصد ہوئی تھی۔ رواں قرضے کی نمو کم ہونے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت میزانیہ مالکاری کے لیے اب مرکزی بینک پر کم انحصار کر رہی ہے۔



رواں قرضے کا ایک نمایاں پہلو ٹی بلز کی ملکیتی ساخت میں تبدیلی ہے۔ حکومتی تمسکات میں کمرشل بینکوں کی دلچسپی بڑھنے کی وجہ سے ٹی بلز (نیلامی) کے واجب الادا حجم میں جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران 29.6 فیصد کا اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 5.5)۔ ٹی بلز کی جانب رجحان اس لیے پیدا ہوا کہ قرض کے معیار کے خطرات میں اضافے کے ساتھ نجی شعبے میں بینکوں کے قرضے کی طلب کم ہو گئی جس سے نجی شعبے کو دیا جانے والا قرض گھٹ گیا۔ دوسری جانب میعاد پوری کرنے والے قرضوں کا حجم جولائی تا مارچ 11.5 فیصد بڑھ گیا جبکہ م 08ء کے اسی عرصے میں 87.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

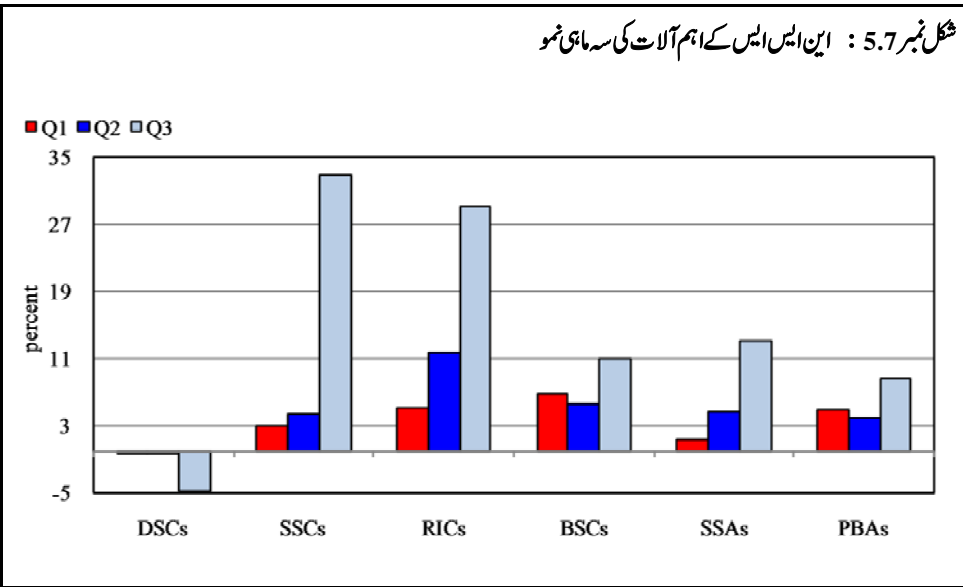
نمو میں 11.5 فیصدی درجے کی باوجود، 31 مارچ 09ء تک رواں قرضہ مجموعی ملکی قرضے کا سب سے بڑا جز ہے۔ طویل میعاد کے قرضے بے قاعدگی کے ساتھ جاری کیے جانے سے، ملکی مجموعی قرضے میں مستقل قرضوں کا حصہ م 04ء سے متواتر کم ہونے لگا ہے۔ خصوصاً مارچ 09ء کے اختتام پر مستقل قرضوں کا حصہ کم ہو کر 17.4 فیصد رہ گیا جبکہ ایک سال قبل یہ 20 فیصد پر تھا۔ اسی طرح، رواں مالی سال جولائی تا مارچ کے



دوران 15.1 فیصد کی معقول نمو کے باوجود، مجموعی ملکی قرضے میں غیر فنڈ قرضے کا حصہ 1.6 فیصدی درجے کم ہو گیا۔ نتیجتاً مجموعی ملکی قرضے میں رواں قرضے کا حصہ زیر نظر عرصے کے دوران 4.2 فیصدی درجے بڑھ گیا (دیکھئے شکل 5.6)۔

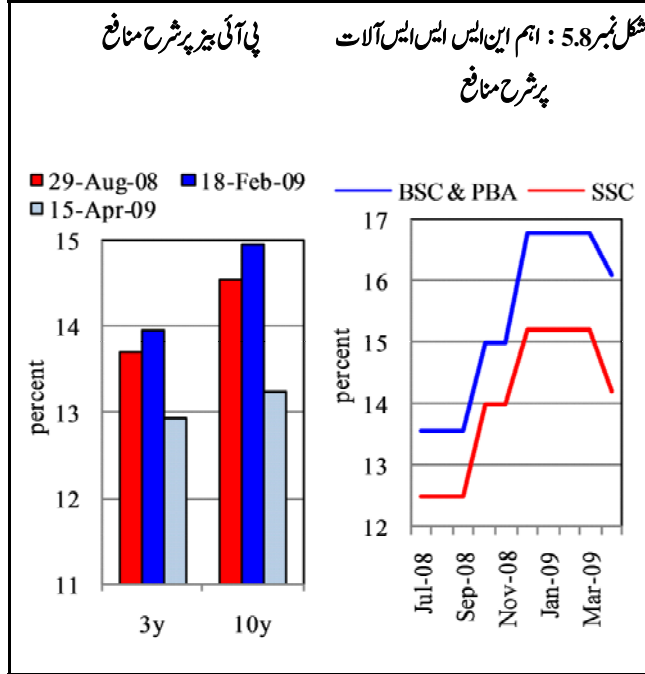
میں 09ء کی دوسری سہ ماہی سے بچت اسکیموں کی سہ ماہی نمو سے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کے سوا تمام اسکیموں میں نمایاں بہتری دکھائی دیتی ہے (دیکھئے شکل 5.7)۔ اگرچہ جولائی تا مارچ میں

09ء کے دوران بہود سیونگ سرٹیفکیٹس کی مجموعی فروخت خاصی زیادہ تھی تاہم بھاری ادائیگیوں کے باعث خالص سرمایہ کاری کافی کم ہو گئی۔ میں 09ء کی



تیسری سہ ماہی میں اسٹیشنل سیونگ سرٹیفکیٹس کی مد میں بہت رقم آئی۔ اس میں صرف مارچ 2009ء کے دوران 39.6 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا۔ یہ غیر معمولی اضافہ غالباً صرف ایک سرکاری ادارے کی جانب سے ہونے والی سرمایہ کاری کی بنا پر تھا جسے توقع تھی کہ جلد ہی شرح منافع کم کر دی جائے گی۔

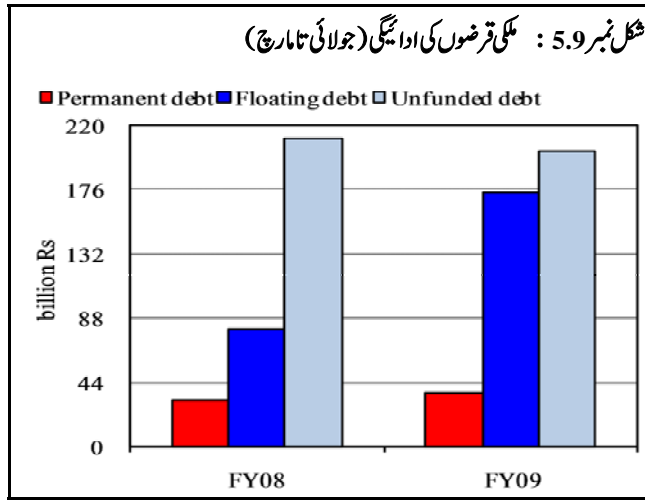
حکومت کی بجٹ ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں کی آمادگی کے ساتھ طویل مدتی حکومتی تہسکات پر شرح سود میں کمی سے وفاقی حکومت کے لیے کم



اپریل 2009ء سے اہم بچت اسکیموں پر شرح منافع میں 70 سے 140 بیس پوائنٹس کی کرنا ممکن ہو گیا (دیکھئے شکل 5.8)۔³

ملکی قرضوں کی واپسی

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران ملکی قرضوں کی واپسی کی لاگت سال بسال 27.2 فیصد بڑھ کر 412.2 ارب روپے ہو گئی۔ اس حوالے سے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مستقل قرضوں کی واپسی کی لاگت واجب الادا رقم کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوئی ہے۔ ملکی قرض کی مجموعی واپسی میں ابھی تک سب سے بڑا جز غیر فنڈ قرض کی لاگت ہے (دیکھئے شکل 5.9) گو



کہ اس کا حصہ کم ہو کر جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران 49 فیصد رہ گیا ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 65.2 فیصد تھا۔

اس کے برعکس ملکی قرض کی مجموعی واپسی میں رواں قرض کا حصہ جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بڑھ کر 42.1 فیصد ہو گیا جبکہ پچھلے برس کے اسی عرصے میں 24.8 فیصد تھا۔ یہ صورتحال م س 08ء سے رواں قرض کے اسٹاک اور اس کے ساتھ شرح سود میں اضافے سے مطابقت رکھتی ہے۔

³ بہود سیونگ سرٹیفکیٹس اور پی بی اے کی میعادوں سال جبکہ سیونگ سرٹیفکیٹس کی تین سال ہے۔